

## بہترین منصوبے

شہر کی گلیوں میں دو اور تین منزلہ بے ڈھب مکانوں کی قطاریں بنی ہوئی تھیں۔ پھر جوناتھن کو ایک بڑا عا لیشان گھر نظر آیا، سب سے علیحدہ، ایک وسیع سبز لان میں تنہا کھڑا۔ اس کی تعمیر بڑی ٹھوس تھی، جالی کے کام نے اور حال ہی میں رنگی گئی سفید دیواروں نے اسے پر کشش بنا دیا تھا۔

جوناتھن متعجب سا اس گھر کے پاس پہنچا، اور کیا دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ ڈنڈے اٹھائے مکان کو پشت پر سے کوٹ رہے ہیں۔ وہ اسے گرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ جوش و جذبے سے قطعاً عاری تھے۔ اپنا کام بڑی سستی سے کر رہے تھے قریب ہی خاکستری بالوں والی ایک معزز عورت اپنے ہاتھ دبائے کھڑی تھی۔ جو کچھ ہو رہا تھا وہ اس پر خوش نظر نہیں آتی تھی۔ جب ایک دیوار زمین بوس ہوئی تو اس کی کراہ کو سنا جا سکتا تھا۔

جوناتھن اس کے پاس آکر پوچھنے لگا۔ ”یہ مکان بڑا اچھا بنا ہوا ہے۔ اس کا مالک کون ہے؟“

”بڑا اچھا سوال ہے یہ؟“ عورت تیزی سے پیچھے مڑی۔ ”میرا خیال ہے اس مکان کی مالک میں ہوں۔“

”بس آپ کا خیال ہے کہ آپ اس کی مالک ہیں؟ اگر آپ کسی مکان کی مالک ہوں تو آپ کو پتہ ہوتا ہے۔“ جوناتھن نے کہا۔

جیسے ہی ایک پچھلی دیوار اندر کی جانب گری، زمین ہل گئی۔ عورت بے بسی سے ملبے سے بلند ہونے والے غبار کے بادل کو دیکھنے لگی۔ ”یہ ایسا آسان بھی نہیں۔“ وہ اٹھنے والے شور پر بلبلائی۔ ”ملکیت کا مطلب ہے کنٹرول، ٹھیک؟ مگر اس مکان پر کس کا کنٹرول ہے؟ ہر چیز پر لارڈز کا کنٹرول ہے، تو اس مکان کے اصل مالک لارڈز ہوئے، اس سے کیا ہوتا ہے کہ اسے میں نے بنایا اور اس کی ایک ایک شے پر اپنی جیب سے پیسہ لگایا۔“

اس کا اشتعال بڑھتا جا رہا تھا، اس نے وہاں جا کر جہاں ابھی چند لمحے پہلے ایک دیوار کھڑی تھی اور اب صرف ایک ستون باقی رہ گیا تھا، اس ستون پر چسپاں ایک کا غذ کو اتارا۔ ”یہ نوٹس دیکھو؟“ اس نے اسے مروڑ کر نیچے پھینک دیا اور پیروں سے روندنے لگی۔

” یہ حکام مجھے بتائیں گے کہ میں نے کیا بنانا ہے، کیسے بنانا ہے، کب بنانا ہے اور کس چیز سے بنانا ہے۔ اب وہ مجھے کہتے ہیں ہم اسے گرا رہے ہیں۔ کیا اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ میری ملکیت ہے؟“

”اچھا،“ جوناتھن نے جھینپتے ہوئے تکا لگایا، ”آپ اس میں رہتی نہیں تھیں؟“

”بس تب تک جب تک میں پراپرٹی ٹیکس دیتی رہوں۔ اگر میں نہیں دوں گی، حکام مجھے چلتا کرنے میں اتنی ہی دیر لگائیں گے جتنی ’اگلا کیس!‘ کہنے میں لگتی ہے۔“ وہ غصے سے لال بھوکا ہو رہی تھی اور بے دم ہو چکی تھی، ”سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی کسی چیز کا مالک نہیں۔ ہم تو بس کونسل سے تب تک کے لیے کرائے پر لیتے ہیں جب تک ہم ٹیکس دیتے رہیں۔“

”کیا آپ نے ٹیکس ادا نہیں کیا؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”بالکل نہیں، میں نے یہ لعنتی ٹیکس پورا ادا کیا!“ وہ تقریباً چلا اٹھی۔ ”لیکن اس سے ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ اس مرتبہ انہوں نے یہ کہا کہ میرے مکان کا منصوبہ ان کے منصوبے، ’مالکان خاص‘ کے ماسٹر پلان پر فٹ نہیں بیٹھتا۔ انہوں نے میرے مکان کو مسترد کر دیا۔ مجھے کچھ رقم تھمائی کہ اس کی قیمت بس اتنی ہے۔ اور اب وہ اسے گرا رہے ہیں۔ یہاں پارک بنے گا۔ پارک کے مرکز میں ایک بڑا خوبصورت مجسمہ رکھا جائے گا۔ خود ان میں سے کسی کا مجسمہ۔“

”چلو، انہوں نے مکان کے عوض تمہیں کچھ دیا تو سہی۔“

جوناتھن بولا۔ لمحہ بھر توقف کے بعد اس نے پوچھا، ”آپ اس سے مطمئن نہیں؟“

اس نے جوناتھن کو ترچھی نظر سے دیکھا۔ ”اگر میں مطمئن ہوتی، تو انہیں عمل درآمد کے لیے پولیس کی ضرورت نہ پڑتی۔ کیا وہ ایسا کرتے؟ اور جو رقم انہوں نے مجھے دی؟ وہ میرے ہمسائیوں سے لی گئی تھی۔ ان کے نقصان کی تلافی کون کرے گا؟ لارڈز تو انہیں دینے سے رہے!“

جوناتھن نے وحشت میں اپنا سر ہلایا۔ ”آپ نے بتایا کہ یہ سب ایک ماسٹر پلان کا حصہ ہے؟“

”ہا ہا۔ ماسٹر پلان!“ عورت نے طنزاً کہا۔ ”یہ ایک ایسا پلان ہے جو سیا سی طاقت رکھنے والے ہر شخص کا پلان ہے۔ اگر میں نے اپنی زندگی سیاست میں گزاری ہوتی تو میں بھی ہر کسی پر اپنے منصوبے

ٹھونسنے کے قابل ہوتی۔ پھر تو میں بنانے کے بجائے کتنے ہی مکانوں پر قبضہ کر سکتی تھی۔ یہ تو کوئی مسئلہ نہیں!“

”مگر صاف بات ہے کہ ہر شہری کو مکان سمجھ داری سے تعمیر کرنے کے لیے منصوبے کی ضرورت تو ہے؟“ جوناتھن پر امید انداز میں بولا۔ وہ اس عورت کی بیٹا کی منطقی توجیہ کرنا چاہتا تھا۔

”کیا آپ کونسل پر بھروسہ نہیں کرتیں کہ وہ اس طرح کا کوئی منصوبہ سامنے لائے؟“

اس نے قطار اندر قطار کھڑے گھروں کی طرف ہاتھ ہلایا۔ ”جاؤ خودیکہ لو جا کر۔ وہ چند منصوبے جنہیں یہ مکمل کر لیتے ہیں بدترین منصوبے ہیں۔ گھٹیا، لاگت بھی زیادہ، اور بد صورت۔“

اس نے جوناتھن کے روبرو ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔ ”ذرا سوچو، انہوں نے ایک سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کیا، جہاں دس میں سے نو تماشائی سٹیڈیم میں ہونے والا کھیل دیکھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے بے ڈھب کام کی وجہ سے اسے پہلی دفعہ بنانے پر جتنی لاگت آئی اس سے دگنی لاگت اس کی مرمت پر آگئی! اور ان کا عظیم ہال جہاں وہ اپنا اجلاس کرتے ہیں وہ صرف سیاحوں کے لیے ہے، ان ٹیکس دہندگان کے لیے نہیں جن کے ٹیکس سے یہ تعمیر ہوا۔ اس کا منصوبہ کس نے بنایا؟ لارڈز نے۔ وہ اپنے نام پتھر پر نقش کرواتے ہیں اور ان کے دوست بڑے بڑے ٹھیکے حاصل کرتے ہیں۔“

جوناتھن کے سینے پر اپنی انگلی گزرتے ہوئے وہ بولی، ”لوگوں پر بس احمقانہ قسم کے منصوبے مسلط کیے جاتے ہیں۔ جو چیز مسلط کی جائے مجھے اس پر بھروسہ نہیں!“ برہم سی، وہ پھرا اپنے مکان کو دیکھنے لگی۔ ”انہیں ابھی بہت کچھ سننا پڑے گا مجھ سے!“